سیرت طیبہؐ قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی

ناشر: دائرۃ المصنفین ، کالج ویو اپاٹمنٹ، مسلم یونی ورسٹی کیمپس، علی گڑھ، اشاعت: ۲۰۱۵ئ،
صفحات: ۴۴۳، قیمت۔/ ۳۵۰ روپے

تاریخ انسانی میں صرف نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارک ہی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ آپ کی زندگی کا ایک ایک قیمتی لمحہ کتابوں میں محفوظ ہے۔ اسی طرح آپ کی ذات گرامی ہی کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ تاریخ میں آپ پر سب سے سب سے زیادہ لکھا گیا ہے، لکھا جارہا ہے اور آئندہ بھی لکھا جاتا رہے گا۔ لکھنے والوں میں مسلم اور غیر مسلم سبھی لوگ شامل ہیں۔ تاریخ کے ہر دور میں اہل علم نے اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق سیرت پر خامہ فرسائی کی ہے۔

ابتدا میں سیرت نگاری کا تصور بہت محدود تھا۔ اس میں آپؐ کے اقوال اور اخلاق کو بیان کیا جاتا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ آپؐ کی زندگی کے دوسرے پہلوؤں کو بھی اس کو شامل کرلیا گیا، مثلاً آپ کا خاندان، حسب ونسب، نبوت سے پہلے کی زندگی، نبوت کے بعد کی زندگی، آپ نے اسلام کی دعوت کو کیسے عام کیا؟ مخالفتوں کا مقابلہ کیسے کیا؟ آپ کا دشمنوں سے کیسا برتاؤ تھا؟ آپؐ نے کن باتوں کا حکم دیا اور کن باتوں سے روکا؟ غرض یہ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کی تفصیلات، احادیث اور سنت کی شکل میں سیرت کی کتابوں میں محفوظ کردی گئی ہیں۔

یہ بات ہمارے لیے بڑی خوشی اور مسرت کی ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان میں بھی 'سیرت' کے موضوع متعدد علمی وتحقیقی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں مولانا اشرف علی تھانوی کی 'نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب'، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی 'نبی رحمت'، علامہ شبلی اور مولانا سید سلیمان ندویؒ کی 'سیرت النبی ﷺ' مولانا مودودیؒ کی 'سیرت سرور عالمؐ'، مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی کی 'رہبر انسانیت ﷺ'، جناب نعیم صدیقی کی 'محسن انسانیتؐ' اور مولانا صفی الرحمن مبارک پوری کی 'الرحیق المختوم' اہمیت کی حامل ہیں۔

زیر نظر کتاب نصف صدی قبل (سنہ اشاعت ۱۹۶۷ئ) دینی مدارس اور عصری تعلیم گاہوں میں ہائی اسکول کے طلبہ کے لیے لکھی گئی تھی اور متعدد تعلیمی اداروں میں داخلِ نصاب تھی۔ عرصہ سے اس کی طباعت نہیں ہورہی تھی۔ مرحوم کے صاحب زادے

پروفیسر زین الساجدین صدیقی، چیرمین مدرسہ تعلیمی بورڈ،حکومت اتر پردیش وسابق ڈین وچیرمین شعبۂ دینیات،علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی،علی گڑھ نےاسے طباعتِ نو کے لیے تیار کیا تو اس میں حسبِ ضرورت اضافے کیے،سیرت کے جو واقعات پہلے بہت مختصر تھے یا نہیں آسکے تھے، انھیں شامل کیا،جغرافیائی حدود یا مقامات کے تذکرے اورعرب کے سیاسی، سماجی اور معاشی حالات کے بیان میں جدید تحقیقات کوملحوظ رکھا۔اس طرح یہ کتاب پہلے کے مقابلے میں بہتر صورت میں شائع ہوئی ہے۔

اس کتاب کواٹھارہ (۱۸) ابواب میں تقسیم کیا گیاہے اور ان کے ذیل میں تقریباً چارسو(۴۰۰) چھوٹے چھوٹے عناوین قائم کیے گئے ہیں۔انداز بیان دل چسپ اور اسلوب نہایت سادہ ہے،جس نےاس کتاب کومزید پرکشش بنا دیاہے ۔یہ کتاب عصری جامعات کےطلبہ کے لیے مفید ہے۔اس کی تالیف میں ان کے معیار کومدنظر رکھا گیاہے۔ساتھ ہی سیرۃ طیبہ کےعام شائقین بھی اس سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

یہ دیکھ کرسخت افسوس ہوا کہ کتاب میں پروف کی بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ پوری کتاب میں جہاں کہیں بھی رسول اللہ ﷺ کے لیے نبی کریم،حضور،آپ، وغیرہ جیسے الفاظ کا استعمال ہواہے وہاں (ﷺ) یا(ؐ) کا اضافہ نہیں کیا گیاہے۔اسی طرح صحابۂ کرامؓ کا جہاں ذکرہواہے،وہاں ان کے ناموں کے ساتھ(رضی اللہ عنہم) یا(ؓ) نہیں لکھا کیا گیاہے۔متعدد مقامات پر قرآن واحادیث کے حوالے ناقص ہیں۔(مثلاً ص ۱۲۱، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۷۵،۱۷۹، ۲۰۸، ۲۴۹، ۴۲۲)۔اس کے علاوہ بہت سے مقامات پرسرے سے حوالے درج ہی نہیں کیے گئے ہیں۔(مثلاً ص: ۴۷، ۵۰، ۹۷، ۱۳۷، ۱۴۷، ۲۰۷،۲۰۹، ۲۷۰، ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸۸، ۲۹۰، ۳۴۱، ۳۴۳، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۸۵، ۳۸۹، ۳۹۰، ۴۱۱، ۴۱۶، ۴۲۵)۔بعض مقامات پر قرآنی آیات پر غلط اعراب لگ گئے ہیں۔امید ہے،اگلے ایڈیشن میں یہ کمیاں دور کرلی جائیں گی۔

(محمد اسعد فلاحی)

معاون شعبۂ تصنیفی اکیڈمی، جماعت اسلامی ہند